سیاسیات کے جدید طالب علم کے اسلوبِ فکر کے مطابق ہے۔ شروع میں آپ نے اسلامی نظام کو پیش کرتے ہوئے قومیت سے متعلق جو بات کہی ہے وہ نہایت قابلِ قدر ہے اور خود ہمارا اپنا بھی خیال یہی ہے لکھتے ہیں" نہ ہم مسلمانوں کو اس معنی کے لحاظ سے کوئی قوم سمجھتے ہیں جو آج کل دنیا میں قومیت کے معنی لئے جاتے ہیں۔ . . . . بلکہ ہم مسلمانوں کو ایک امت اور جماعت سمجھتے ہیں۔ جو ایک خاص نظریۂ حیات اور نظامِ زندگی کے علمبردار اور مبلغ ہونے کی بنا پر وجود میں آئی ہے اور یہی اس کا مشن ہے۔" (ص ۵)۔

گورستان | از جناب احسان دانش صاحب۔ تقطیع متوسط ضخامت ۹۸ صفحات طباعت و کتابت عمدہ۔ پتہ :۔ مکتبۂ دانش گنپت روڈ لاہور

جناب احسان دانش کا کلام درد و گداز، سوز و ساز اور غم کی نفسیاتی تشریح و تحلیل کے اعتبار سے یوں ہی مشہور ہے۔ پھر یہ نظم تو موصوف نے اپنی والدہ مرحومہ کے حادثۂ وفات سے متاثر ہو کر لکھی ہے اس بنا پر اس میں جتنا بھی درد ہو کم ہے۔ درد اور سوز و گداز کے علاوہ شاعر نے اس نظم میں زندگی اور موت کا فلسفہ بھی بڑے دلنشین اور موثر انداز میں بیان کیا ہے جس سے موت کوئی بھیانک اور ڈراونی چیز نہیں معلوم ہوتی۔ شروع میں ڈاکٹر زور، شاہ معین الدین احمد صاحب ندوی اور نیاز صاحب فتحپوری وغیرہ کے دلچسپ دیباچے اور تبصرے ہیں۔ اس کی قیمت عہ ہے جو ہمارے نزدیک مناسب نہیں ہے

مقامات | از احسان دانش صاحب تقطیع متوسط کتابت وطباعت عمدہ ضخامت ۲۲۳ صفحات قیمت درج نہیں پتہ :۔ مکتبۂ دانش مزنگ لاہور۔

جناب احسان نے شروع شروع میں شاعر مزدور کی حیثیت سے شہرت پائی۔ اس زمانہ میں وہ اکثر و بیشتر نظم ہی لکھتے تھے اور اس کا موضوع عموماً مزدور کی زندگی کا کوئی نہ کوئی پہلو ہوتا تھا۔ پھر انھوں نے تغزل کے میدان میں قدم رکھا اور اب "مقامات" میں وہ زیادہ تر اقبال اور کہیں کہیں جوش کے نقشِ قدم پر چلتے نظر آتے ہیں چنانچہ اس مجموعہ میں پونے دو سو طویل و مختصر نظمیں۔ غزلیں قطعات اور رباعیاں وغیرہ ہیں۔ جن کے موضوع اگرچہ مختلف ہیں لیکن سب میں احسان صاحب ایک خاص مفکرانہ انداز لئے ہوئے ہیں بعض جگہ "آورد" کا رنگ ظاہر ہونے لگتا ہے لیکن شاعر اپنی قدرتِ کلام اور رنگینیِ الفاظ کے ذریعہ اسے پوشیدہ رکھنے کی پوری کوشش کرتا ہے اور بسا اوقات کامیاب بھی ہو جاتا ہے کلامِ احسان کے شائقین کو اس کا مطالعہ بھی ضرور کرنا چاہیے۔